REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۳

شمارہ ۲۰

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۲۳ ربیع الآخر ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۶ ہجرت ۱۳۵۳ ہش ۔ ۱۶ مئی ۱۹۷۴ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۳ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ ہجرت کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ بحمد اللہ حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ مندرجہ بالا اطلاع ماریشس سے تشریف لانے والے ہمارے مخلص بھائی مکرم ابو طالب صاحب کی زبانی ملی ہے۔ موصوف کو ۹ مئی کو ربوہ میں حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اور نماز جمعہ بھی حضور کی اقتدا میں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور اقدس نے تمام احباب جماعت کو "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کا محبت بھرا پیغام ارسال فرمایا ہے ـــــ مکرم ابو طالب صاحب آج پانچ بجے بعد نماز عصر اپنی اہلیہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ کی معیت میں زیارت مقامات مقدسہ کیلئے واہگہ بارڈر کے راستہ قادیان پہنچے ہیں۔

قادیان ۱۳ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ـــــ ★ ـــــ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل مع جملہ درویشان قادیان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔

آسمان کے نیچے نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے

"تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو"

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی اپنی جماعت کو تعلیم

فرمایا:-

"نوع انسان کے لئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے .... موسیٰ نے وہ متاع پائی جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کا قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزار درجہ بڑھ کر۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کلام حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اُتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

وہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ ہجرت ۱۳۵۳ ہش

رابطہ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس میں منظور شدہ

بعض قراردادوں کا واقعاتی جائزہ!

رابطہ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس میں احمدیہ جماعت کے خلاف جو قراردادیں پاس ہوئیں گزشتہ اشاعت میں متعلقہ حصہ نقل کر کے ہم اُن کا ابتدائی اور عمومی جائزہ پیش کر چکے ہیں۔ اور بتا چکے ہیں کہ اسلام کی عالمگیر تبلیغ اور قرآن کریم کی وسیع اشاعت کی عظیم الشان کامیابیوں کو دیکھ کر علماءِ زمانہ آتشِ حسد میں جل رہے ہیں۔ یہ حسد اور بغض ہی کی زبردست آگ ہے۔ جو ان کے سینوں میں شعلہ زن ہے۔ اور انہیں کسی صورت چین سے بیٹھنے نہیں دے رہی۔ خود تو تبلیغ اسلام کی خدمت کرنے سے رہے، عوام کے مؤاخذہ سے بچنے کے لئے اب اس جماعت کو دائرۂ اسلام سے خارج بتانے لگے ہیں جس کا طرۂ امتیاز ہی تبلیغِ اسلام ہے اور عرصہ ۸۵ سال سے دُنیا کے کونے کونے میں وہ اس فریضہ کی انجام دہی میں شب و روز مصروف ہے۔

موثر طریق پر اسلام کی تبلیغ کر کے غیروں کو اسلام میں داخل کرنے کی بجائے علماءِ زمانہ کے پاس بنے بنائے مسلمانوں کو کافر بنانے کی مشین موجود ہے۔ جب چاہتے ہیں اسے حرکت میں لاکر دھڑا دھڑ کافر بنانے لگتے ہیں۔ اس قسم کا مشغلہ ایک عرصہ سے برصغیر پاک و ہند میں علماء کی طرف سے جاری تھا۔ اسی سے اُن کی روزی چلتی تھی۔ اب جبکہ تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک زیادہ متمول اور آسودہ حال نظر آتے ہیں تو علماء نے بھی انہی ممالک کا رُخ کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہی کی "برکت" سے "کفر سازی" کی یہ صنعت سرزمین قدس میں بھی درآمد ہو چکی ہے۔ اور رابطہ عالم اسلامی کی مکہ کانفرنس نے اسے اپنا لیا ہے۔ اس کامیابی پر علماء حضرات بڑے خوش ہیں۔ گویا جماعت احمدیہ کے خلاف زبردست میدان مار لیا ـــ اور اسلام کی بہت بڑی خدمت ہو گئی ـــ!!

پاس کردہ قراردادوں میں (جن کا متعلقہ حصہ سابقہ اشاعت میں نقل کیا جا چکا ہے) احمدیت کو عالم اسلام کے لئے اوّل نمبر پر خطرہ بنایا گیا ہے۔ اور اس کے بعد دُوسرے نمبر پر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے چھ نکاتی پروگرام درج کیا گیا ہے۔

اب آیئے قرآن و حدیث کی رُو سے اس امر کا واقعاتی جائزہ لیں کہ اس قرارداد کی ابتداء میں جو باتیں جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کر کے اسے عالم اسلام کے لئے ایک بڑا خطرہ بتایا گیا ہے، حقائق کی روشنی میں یہ باتیں کہاں تک درست ہیں۔ اور اگر یہ صحیح نہیں اور یقیناً نہیں تو سرزمینِ قدس میں بیٹھ کر ایسی بہتان طرازی کے مرتکب افراد کی پوزیشن کیا ہوتی ہے؟

اس کے بعد دوسرے نمبر پر اسوۂ نبوی اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس چھ نکاتی پروگرام کا جائزہ لیا جائے گا جسے احمدیت کی ترقی اور اس کے اثر و نفوذ کو روکنے کے لئے بندھکے طور پر تجویز کیا گیا ہے۔

سو واضح ہو کہ سورت انعام کی آیت ۱۱۳ کے حوالہ سے ہم بیان کر چکے ہیں کہ ہر زمانہ میں حق و صداقت سے عداوت اور دشمنی رکھنے والوں نے جادۂ حق سے برگشتہ کرنے کے لئے ہمیشہ ہی **زخرف القول** یعنی ملمع کی باتوں کا سہارا لیا ہے۔ طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلا کر اور تلبیس سے کام لے کر عامۃ الناس کو حق سے ہٹانے کی کوششیں کرتے رہے ہیں۔ ورنہ اگر نیتیں صاف ہوں اور طبائع میں کسی طرح کی کجی نہ ہو تو حق کی شناخت میں کسی طرح کی مشکل نہیں ہوتی۔ یہ خدا واسطے کا بیر اور عداوت ہی ہوتی ہے جو اس طرح کی تمام کارروائیوں پر آمادہ کرتی اور عداوت کے بیج بوتی ہے۔ قرآن کریم کے بتائے ہوئے اسی اصول کی روشنی میں احمدیت کے خلاف کہی گئی باتوں کو پرکھا جائے تو قرارداد کے پہلے فقرہ سے لیکر آخری عبارت تک بس اسی نوع کی ملمع سازی اور غلط فہمی کا سہارا ہر جگہ نظر آئے گا۔ اور یہ تمام تر کوشش صرف اس لئے کی جاتی ہے کہ کہیں احمدیت کی صداقت ثابت ہو کر عوام الناس میں بنی بنائی علماء کی ریاست متاثر نہ ہو۔ پس اصل مسئلہ حق و صداقت کی جانچ پہچان کا نہیں بلکہ علماء کی اپنی کرسی کا مسئلہ ہے جسے بچانے کے لئے وہ ہر قسم کے مکر و فریب کو کام میں لانے سے نہیں ٹلتے چنانچہ دیکھ لیں قرارداد کے شروع میں یہ جو کہا گیا ہے کہ:-

"قادیانیت یا احمدیت ایک تباہ کن بیڑا ہے۔ یہ تحریک اسلام کے دامن میں اور اس کے نام میں پناہ لیتی ہے۔ اور اپنے خبیث اور گندے مقاصد کو چھپاتی ہے۔"

یہ بھی علماء کی فریب کاریوں میں سے بڑا فریب ہے۔ احمدیت نعوذ باللہ تباہ کن بیڑا کیوں ہونے لگی۔ وہ تو حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و برکات کو الحاد و بے دینی کے اس زمانہ میں اس طرح اکنافِ عالم میں پھیلا رہی ہے کہ علماءِ زمانہ اس سے یکسر محروم و بے نصیب ہیں۔ اس نے افریقہ کے تپتے صحراؤں میں اسلام کی حیات بخش آواز پہنچائی۔ اور وہاں کی ہزاروں ہزار سعید روحوں نے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامنِ رحمت سے وابستہ ہو کر نور اور برکت پائی۔ اسی نے یورپ و امریکہ کے تثلیث کدوں میں اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدًا رسول اللہ کی صدائیں بلند کیں۔ اسی نے دنیا کی مشہور زبانوں میں کلام اللہ کے تراجم شائع کر کے ان لوگوں کو اپنی زبانوں میں کلام اللہ کے پڑھنے اور سمجھنے کی راہیں ہموار کیں۔ کس قدر بڑا ظلم ہے جو رابطہ عالم اسلامی کے شرکاء نے احمدیوں پر روا رکھا اور اُن پر ایسی بہتان طرازی کی۔ جس کے عواقب سے ہر ایک شخص کو بہت زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی بے خوف ہے تو یہ طبقۂ علماء، جو علماء کہلاتے ہوئے خشیۃ اللہ کی دولت سے محروم ہے ـ العبرۃ!!

جس صورت میں کہ احمدیت نام ہے حقیقی اسلام کا تو اس تحریک کا اسلام کے پیارے اور امن بخش دامن میں پناہ لینا ایک قدرتی امر ہے۔ احمدیت نے اپنے یوم تاسیس سے ہی اپنے تئیں اسلام کی طرف منسوب کیا اور اس کی صحیح تصویر کو دُنیا کے سامنے پیش کرنے کا عزم کیا ہے۔ پھر وہ اس سے جُدا بھی کیونکر ہو سکتی ہے۔ یہی پاک اور مطہر مقاصد ہیں جن کو احمدیت نے سب جگہ خوب کھل کر ظاہر کیا ہے۔ اگر احمدیت کے معاند اور حق کے دشمن کو احمدیت کی باتیں اپنے ہی خبثِ باطن کے سبب کچھ اور ہی شکل میں نظر آتی ہوں تو اس میں دیکھنے والے کی اپنی نگاہ کا قصور ہے ؎

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیّرِ بیضا نکلا!!

نیز ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

قرارداد میں مذکورہ تمہیدی کذب بیانی کے بعد جس چیز کو احمدیت کی طرف سے عالم اسلام کے لئے خطرہ بتا کر پہلے نمبر پر محلِ طعن قرار دیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ:-

"اس تحریک کا دعویٰ یہ ہے کہ اس کا داعی نبی ہے۔"

عجیب منطق ہے علماء کی، تحریک احمدیت کے داعی کا اپنے تئیں نبی قرار دینا عالمِ اسلام کے لئے خطرہ کیسے بن گیا؟ درانحالیکہ جمہور مسلمان اور اُن کے علماء آج تک مسیح ابن مریم کے نزول کی انتظار میں گھڑیاں گنتے آرہے ہیں۔ اور یہ وہی مسیح ابن مریم ہیں جن کو مسلم شریف کی روایت کے مطابق خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ، نبی اللہ کے نام سے پکارا ہے۔ نہ ایک بار بلکہ ایک ہی حدیث میں تین چار بار اسی لقب سے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا ہے۔ علماء میں اگر ہمت ہے تو اُٹھیں اور مسلم شریف کے ان سب مقامات سے آنے والے کے نام سے نبی اللہ کے الفاظ کھرچ دیں۔ پھر جب صورتِ حال یہ ہے تو معلوم ہوا کہ آنے والے کا اپنے تئیں نبی کہلانا اسلام کے لئے کسی طور پر خطرہ کا موجب نہیں۔ ہاں اگر خطرہ ہے تو علماء کو۔ کہ اس کے آجانے سے علماء کی قدر و منزلت باقی نہیں رہنے کی۔ شاید اسی لئے علماء اس سے ضد رکھتے ہیں۔

یہ تو ہوا احادیث شریف سے ناقابلِ تردید ثبوت۔ اب آیئے دیکھئے قرآن کریم کیا فرماتا ہے:-
سورۃ ھود آیت ۱۸ میں آتا ہے:-

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ

(ترجمہ) پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہے۔ اور اس کے پیچھے بھی اس کی طرف سے ایک گواہ آئے گا (جو اس کا مطیع اور فرمانبردار ہوگا) اور اس سے پہلے بھی موسیٰ کی کتاب آچکی ہے جو اس کی تائید کرتی تھی۔ اور اس کے کلام سے پہلے لوگوں کے لئے امام اور رحمت تھی۔ بتاؤ یہ شخص ایک جھوٹے مدعی جیسا ہو سکتا ہے؟

دیکھا آپ نے کس وضاحت کے ساتھ اس آیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دُنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اور اس پر ایک طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلے ہو چکی پیشگوئی کو بطور حجت اور دلیل کے بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، موسیٰؑ کی پیشگوئی کے مصداق ہیں اور دوسری طرف حضورؐ کے بعد آنے والے "شَاهِدٌ مِّنْهُ" کی شہادت کو حضورؐ کی صداقت پر بطور دلیل پیش کیا گیا ہے۔ جانتے ہو یہ شاہد منہ کون ہیں؟

(باقی ملاحظہ ہو برصفحہ ۱۱)

خطبہ جمعہ

ہماری یہ دلی خواہش اور تڑپ ہے کہ خدا تعالیٰ کی توحید اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا میں قائم ہو

یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم "صد سالہ جوبلی فنڈ" میں مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں

ہم اس پختہ یقین پر قائم ہیں کہ غلبۂ اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعدے بہرحال پورے ہوں گے

صبر و استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتے چلے جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں میں لگے رہو!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۵ امان ۱۳۵۳ ہش مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۷۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور انور نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی:۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

اور فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدے چھ کروڑ سے اُوپر نکل گئے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

جلسہ سالانہ پر میں نے

اڑھائی کروڑ کی اپیل

کی تھی۔ جو وعدے بیرونِ ملک سے مل رہے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ وعدے بھی تین کروڑ سے اوپر پہنچ جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ اس وقت بھی دو کروڑ بیس لاکھ کے وعدے بیرونِ ملک سے پہنچ چکے ہیں۔ اور مجھے علم ہے کہ پچاس لاکھ کے وعدے اس کے علاوہ بھی دو ایک ہفتوں میں پہنچ رہے ہیں۔ لیکن ہمیں بہت سے بیرونی مقامات کے وعدہ جات کا علم نہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ تین کروڑ کے لگ بھگ شاید تین کروڑ سے اُوپر بیرونِ ملک کے وعدے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے بشاشت سے ان قربانیوں کو دینے کی توفیق جماعت احمدیہ کو دی۔ اس قدر وعدے وصول ہو جائیں گے؟ اتنی ذمہ داری مالی لحاظ سے جماعت اپنے کندھوں پر اُٹھانے کیلئے تیار ہو جائے گی؟ ہمارے ساتھ جو تعلق رکھنے والے ہیں۔ اور ابھی جماعت سے باہر ہیں ان کو بھی کبھی یہ خیال نہیں آسکتا تھا۔ لیکن ہر گھڑی ہماری زندگی کی، اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خالی نظر نہیں آتی۔ یہ اُسی کی رحمت ہے جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔

ہمیں شیطانی یلغار سے محفوظ رہنے کی تدبیر بھی کرنی چاہیئے۔ ہمیں یہ دُعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ طاقت عطا کرے کہ ان وعدوں سے بھی زیادہ اموال اس کے قدموں پر رکھ پائیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر قربانیوں کو قبول کرے اور اُن کے وہ نتائج نکالے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی اُس قدر اچھے اور حسین اور احسن نتائج نہیں آسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ جب خدا تعالیٰ قربانیوں کو قبول کرتا ہے تو دُنیا میں حسد بھی پیدا کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں حاسدین کا ایک گروہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آپؑ کے الہام میں بھی اس طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ اور حاسدین کے اس گروہ کے سامنے آجانے سے دو فائدے ہیں جو ہم حاصل کرتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہمارے سامنے ہماری عاجزی زیادہ نمایاں ہو کر آجاتی ہے۔ اور دُوسرے ہمارے عزم اور ہماری ہمت میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور ہماری زندگی کا یہ پہلو اور ہماری رُوح کا یہ زاویہ کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی دینے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضلوں کے ہم وارث بننے والے ہیں اور

ہماری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے

یہ بات ہمیں زیادہ شدت کے ساتھ مقابلہ کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو الٰہی وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے۔ اور اُن کا یہ یقین نہیں۔ مثلاً اس زمانہ میں یہ ہم کہیں گے کہ جن کو یہ یقین نہیں کہ مادی دُنیا کی اس قدر ترقی کے زمانہ میں اسلام کے دوبارہ غالب آجانے کا کوئی امکان ہے۔ جن کو یہ یقین نہیں وہ اُس جماعت کو بھی اپنے جیسا بنانا چاہتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی قائم کردہ ہے۔ اور اس پختہ یقین پر قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں وہ پورے ہوتے ہیں اور دُنیا کا کوئی منصوبہ اُنہیں ناکام نہیں کرسکتا۔ قرآن کریم نے فرمایا:۔

لَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝

جو خدائی وعدوں پر ایمان نہیں رکھتے وہ دھوکہ دہی سے مومن کو اُس کے

مقامِ معرفت اور مقامِ یقین

سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اُن کے دھوکے میں مومن نہیں آیا کرتا۔ مومن کو تو یہ حکم ہے (اور اس کی زندگی اِس حکم کی عملی مثال ہے) کہ

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ

اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے وہ پُورا ہوگا۔ اس لئے استقلال کے ساتھ اور صبر کے ساتھ انتہائی قربانیاں دیتے ہوئے، مالی بھی اور جانی بھی اور دوسری ہر قسم کی، آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاؤ۔ کیونکہ تمہاری ہی جھولیوں میں خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کے پُورا ہونے سے حاصل ہونے والی برکتوں کا پھل گرنے والا اور تمہیں ہی ان سے فائدہ پہنچنے والا ہے۔ مخالف اپنی مخالفت میں بڑھتا ہے اور مومن اپنے یقین میں ترقی کرتا ہے۔ مخالف اپنے منصوبوں کو تیز کرتا ہے۔ اور مومن اپنے سر کو اور بھی جھکا کر خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ اعمال بجالاتا ہے جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار اُسے حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نصرت اُسے ملتی اور

فرشتوں کی فوجیں

آسمان سے نازل ہوتیں اور اس کا ہاتھ بٹاتیں اور کامیابی کی منزلِ مقصود تک پہنچا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ جھک کر یہ درخواست کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم کمزور ہیں۔ ہم کمزور بھی ہیں۔ ہمارے ربّ! لیکن ہم نے تیرے دامن کو پکڑا ہے۔ اور تیرے اندر کوئی کمزوری نہیں۔ اس لئے جب ہم تیری پناہ میں آگئے تو ہمیں ڈر کس بات کا؟ سوائے اس ڈر کے کہ کہیں اپنی کسی غفلت اور کوتاہی اور کمزوری اور بے ایمانی کے نتیجہ میں تو ہمیں جھٹک کر پرے

پھینک دے۔ اور تیری حفاظت ہمارے شاملِ حال نہ رہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت انسان کے ساتھ ہے جب تک اسے اُس کی نصرت ملتی رہتی ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے پیار کا سایہ اس کے سر پر ہوتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کے لئے آسمانوں سے اُترتے رہتے ہیں۔ اُس وقت تک مومن جو خدا کی طرف خود کو منسوب کرتا اور اس کے حضور قربانیاں پیش کرنے والا ہے

صبر اور استقلال

کے ساتھ اُس مقصد کی طرف (جو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جس کے متعلق کہا گیا ہے اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ) حرکت کرتا ہے۔ اور آخر کامیاب ہوتا ہے۔ اور اس دُنیا میں بھی وہ پاتا ہے جو خدا سے دُور رہنے والے کبھی پا نہیں سکتے اور عقبیٰ میں بھی وہ اُس کو ملے گا جس تک خود مومن کا تخیّل اس دنیا میں نہیں پہنچ سکتا۔ کہا گیا وہاں وہ ہوگا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سُنا۔ ان لذّتوں کا تو ذکر ہی کیا۔ کیونکہ ہمارے ادراک سے وہ باہر ہیں۔ اور ہماری عقل وہاں تک پہنچ نہیں سکتی۔ لیکن اس دُنیا میں جو جنّت اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے پیدا کی اور جسے صحابۂ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس دُنیا میں حاصل کیا۔ یہ جنّت آج پھر ہمارے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اور آسمان کے سارے دروازے ہمارے لئے کھول دیئے گئے ہیں۔ ہمت کر کے عزم کے ساتھ اپنے پورے ایمان اور اخلاص اور قربانی اور ایثار کے ساتھ ہم نے ان دروازوں کی طرف بڑھنا ہے۔ اور ان میں داخل ہو کر اس زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ کی جنّت کو حاصل کر لینا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس لئے بے وقوف ہے وہ مخالف، خواہ وہ سیاسی اقتدار رکھتا ہو۔ دنیاوی وجاہت رکھتا ہو۔ یا مادی اموال رکھتا ہو۔ جو یہ سمجھتا ہو کہ چونکہ اُسے الٰہی وعدوں پر یقین نہیں اس لئے وہ جماعت احمدیہ کو بھی الٰہی وعدوں سے پرے ہٹانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی رحمت سے ہمیں ایمان اور یقین اور معرفت اور محبت اور ایثار کے مقام پر کھڑا کیا ہے۔ اگر اس کا فضل نہ ہوتا۔ تو یہ کمزور انسان ایک لحظہ کے لئے بھی ان تمام مخالفتوں کے ہوتے اس مقام پر کھڑا نہ رہ سکتا۔

ہمارے سر اس کے حضور جھکتے ہیں۔ ہماری رُوح اس کی حمد سے بھری ہوئی ہے ہم اُس کے پیار کو دیکھتے ہیں۔ ایک لحظہ کے پیار کو دُنیا کی ساری دولتوں سے زیادہ قرار والا اور زیادہ قیمتی پاتے ہیں۔ اور اسے چھوڑ کر کسی اَور طرف منہ نہیں کر سکتے دھوکہ میں ہیں وہ جو جماعت کے متعلق اس کے خلاف کچھ سمجھتے ہیں۔ اور مجنون ہیں وہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اپنی دُھن کے پکے لوگوں کا یہ گروہ جو احمدیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے یہ ناکام ہو سکتا ہے۔ جو پیار کرنے والے ربّ کی گود میں بیٹھ کر زندگی گزارنے والا، جو اس کے پیار کے ہاتھ کو اپنے سر پہ اور اپنے سینے پہ اور اپنی پیٹھ پر پھرتے محسوس کرنے والا ہے۔ جس کے کان میں اس کی آواز آ رہی ہے کہ

اِسلام غالب آکر رہے گا

اور تمہارے ذریعہ سے غالب آئے گا۔ جس کے دِل میں یہ یقین ہے کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ وہ قربانیوں سے ڈرا نہیں کرتا۔ وہ اپنے مقام کو چھوڑا نہیں کرتا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ مجنون ہے وہ جو یہ سمجھتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ اپنے مشن، اپنے مقصد میں کہ اسلام پھر دنیا میں غالب آئے۔ ناکام ہو گی۔ اسلام غالب آئے گا۔ انشاء اللہ۔ اور احمدیت خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے گی، انشاء اللہ۔ اس کے راستہ میں کوئی روک نہیں ہے۔ چند دنوں میں آپ نے یہ نظارہ دیکھا۔ آپ میں سے بھی کئی ہوں گے۔ جو یہ سمجھتے ہوں گے کہ اڑھائی کروڑ کی اپیل کر دی ہے۔ اتنی بڑی مالی قربانی تو شاید یہ جماعت نہ دے سکے۔ لیکن ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے یہ پیغام بھیجے، اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے، کہ آپ نے تھوڑی قربانی مانگی ہے۔ اڑھائی کروڑ سے بہت زیادہ مانگنی چاہیئے تھی۔ اپنے عمل سے انہوں نے ثابت کیا کہ جو کہا گیا تھا وہ بھی دیا (یعنی اڑھائی کروڑ کے وعدے کر دیئے) اور جو اُمید ظاہر کی گئی تھی کہ پانچ کروڑ تک پہنچ جائیگا اس خواہش کو بھی پورا کر دیا۔ اور اس اصول کو بھی عملاً ظاہر کر دیا جو اللہ تعالیٰ کا ایک

اصول ہے۔ ایک بنیادی چیز ہے، بنیادی سلوک ہے اس کا ہمارے ساتھ کہ جتنی ضرورت ہوتی ہے اتنا وہ سامان کر دیتا ہے۔ اِس لئے میں نے پچھلے خطبہ میں

لاہور کی جماعت

سے کہا تھا۔ لاہور میں مَیں نے خُطبہ دیا کہ دراصل تو اڑھائی کروڑ یا پانچ کروڑ یا نو کروڑ کا سوال نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے علمِ غیب میں غلبۂ اسلام کے لئے ان پندرہ سالوں میں بیس کروڑ کی ضرورت ہوئی تو اللہ تعالیٰ اپنے علمِ غیب کے نتیجہ میں جتنی بھی ضرورت ہوگی وہ تمہیں دے دے گا۔ اور اس کے راستہ میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکے گی۔ لیکن جو ہماری ذمہ داری ہے جس کی طرف میں بار بار توجہ دلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ فخر نہ پیدا ہو۔ غرور نہ پیدا ہو۔ تکبّر نہ پیدا ہو۔ سر ہمیشہ زمین کی طرف جھکے رہیں تاکہ وہ حدیث ہمارے حق میں بھی پوری ہو جس میں کہا گیا تھا کہ جب خدا کا ایک مخلص بندہ عاجزی اختیار کرتا ہے اور تواضع کی راہوں پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان تک اس کی

رفعتوں کا سامان

کر دیتا ہے۔ ساتویں آسمان تک پہنچ کر بھی ہمارا دل خوش نہیں بلکہ اس سے بھی بلند تر اور ارفع جو چیز ہے یعنی خدا تعالیٰ کا پیار وہ ہمیں ملنی چاہیئے۔ اس میں یہی اشارہ ہے کہ تمہاری کوشش کے نتیجہ میں ساتواں آسمان تمہیں ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں اس کا ثواب جو کوشش سے زیادہ ملا کرتا ہے یعنی اس کی رضا وہ تمہیں مل جائے گی۔ پس ہم تو خدا کے پیار کے بھوکے ہیں۔ اور ہمارے دل میں تو یہ خواہش ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی توحید

دُنیا میں قائم ہو۔ اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عظمت قائم ہو انسانوں کے دِل میں جس عظیم مقام پر اللہ نے آپؐ کو کھڑا کیا۔ ہماری تو یہ خواہش ہے۔ ہم تو ناچیز ذرّے خدا تعالیٰ کے پاؤں کی گرد سے بھی حقیر ہیں (اگر تمثیلی زبان میں خدا تعالیٰ کے پاؤں کا ذکر کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے پاؤں کے ساتھ جو ذرّے مٹی کے لگ سکتے ہیں ہم میں تو وہ بھی طاقت نہیں ہے) لیکن یہ اس کی رحمت ہے کہ وہ پیار سے ہمیں پکڑتا، پیار سے ہمیں اُٹھاتا اور ہمیں اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔ اور ہمیں یہ تسلی دیتا ہے کہ اِدھر اُدھر کیوں دیکھتے ہو۔ ساری دُنیا مل کر بھی تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ ساری دُنیا مل کر بھی تمہیں ناکام نہیں کر سکتی۔

پس ہمارے دِل حمد سے لبریز ہیں کہ چھ کروڑ سے اُوپر تک وعدے پہنچ گئے اور

ہماری رُوح اور ہمارا ذہن

اُس کے حضور نہایت عاجزی سے جھکا ہوا یہ دُعائیں کرتا ہے کہ وہ اپنی رحمت سے، نہ ہمارے کسی فعل سے اور ہماری کسی خوبی کے نتیجہ میں ہمیں کامیاب کرے اور ہمیں غلبۂ اسلام کے دِن دیکھنے نصیب ہوں۔"

◎

درخواست ہائے دُعا

(۱) — خاکسار کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ علاج معالجہ سے چند دن افاقہ ہو جاتا ہے لیکن مکمل آرام نہیں آتا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم میری اہلیہ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: ناصر احمد سلیم آف بڈھانوں۔

(۲) — مکرم عبدالرحیم صاحب مالاباری بمبئی سے اپنے کاروبار میں برکت کے لئے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار: رفیق احمد الاباری انسپکٹر بیت المال آمد۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی لاہور سے مراجعت

شیخوپورہ میں مقامی اور ضلعی جماعتوں کے احباب سے ملاقات اور زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور میں ایک ہفتہ قیام فرما رہے۔ مورخہ ۱۳ امان ۱۳۵۳ ہش (۱۳ مارچ ۱۹۷۴ء) کی صبح لاہور سے روانگی تھی۔ حضور کا لاہور میں قیام کا یہ عرصہ جماعتی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بھی نہایت بابرکت اور دعاؤں سے معمور رہا۔ یوں تو اس عرصہ میں روزانہ ہی جماعت احمدیہ لاہور کے احباب اپنے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کی زیارت و ملاقات سے مستفید ہوتے رہے لیکن ۱۳ امان کی صبح جماعت کے سینکڑوں چھوٹے بڑے، بچے بوڑھے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے جس عاشقانہ جذبے اور فرطِ عقیدت سے حضور کی قیام گاہ پر تشریف لائے وہ منظر نہایت اثر انگیز اور قابلِ دید تھا۔

حضور نے ازراہِ شفقت تمام احباب سے مصافحہ کیا۔ اس دوران میں حضور نے مکرم مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب مینجنگ ڈائریکٹر قرآن پبلیکیشنز سے قرآن کریم کی طباعت اور جلد بندی کے متعلق دریافت فرمایا۔ احباب جانتے ہیں کہ حضور کی زیرِ ہدایت آجکل بڑے عمدہ کاغذ پر قرآن کریم کی طباعت ہو رہی ہے۔ یہ وہی کاغذ ہے جسے دنیا بائیبل پیپر کہتی ہے لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسے قرآن پیپر کے نام سے موسوم فرماتے ہیں۔ اس موقع پر حضور نے احباب کو قرآن کریم کا وہ نسخہ بھی دکھایا جو مراکش میں طبع ہوا تھا اور حضور کی خدمت میں تحفۃً بھجوایا گیا تھا۔ یہ قرآن کریم عربی کے ایسے رسم الخط میں ہے جسے ہمارے ہاں پڑھنا آسان نہیں ہے۔ یہ ہمارے ملک کے مروجہ رسم الخط سے بہت مختلف ہے۔ نائیجیریا کی ایک مسجد احمدیہ پر لکھے ہوئے کلمہ طیبہ پر اعتراض کرنے والے قرآن کریم کے اس رسم الخط سے سبق لے سکتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاہور سے مع قافلہ ساڑھے نو بجے بذریعہ کار ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ لاہور کے کئی احباب بھی اپنی کاروں پر حضور کے قافلہ میں شامل تھے۔ شیخوپورہ سے ... خانپور کے قریب نہر کے پل پر مکرم چوہدری محمد الیاسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ مع دیگر احباب حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔

یہاں حضور نے کار رکوائی۔ لاہور کے احباب کو رخصت فرمایا اور پھر شیخوپورہ کے احباب کی معیت میں ساڑھے دس بجے شیخوپورہ کے قریب ہرن مینار کی سیرگاہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں ساڑھے تین سو سے زاید احباب نے حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا والہانہ رنگ میں خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے علاوہ ضلعی جماعتوں مثلاً بھکھی۔ میانہ ... ننکانہ۔ باہومان۔ سانگلہ ہل۔ چوہڑکانہ۔ مانانوالہ۔ شاہ کوٹ۔ نیز سیالکوٹ اور لاہور کے بہت سے دوست بھی حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ چند غیر از جماعت معززین بھی حضور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور اور حضور کے خاندان کے جملہ افراد کے لئے ریسٹ ہاؤس میں ٹھہرنے کا انتظام تھا۔ سامنے ایک وسیع اور خوبصورت پلاٹ میں قناتیں اور شامیانے لگے ہوئے تھے۔ اور کرسیاں وغیرہ بچھی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر تک حضور نے ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا اور پھر باہر تشریف لاکر تمام احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد قریباً تین گھنٹہ تک حضور نے احباب میں رونق افروز رہ کر انہیں اپنے ارشاداتِ عالیہ اور زرّیں نصائح سے مستفید فرمایا۔ اس دلکش اور پُرفضا مقام پر شمعِ احمدیت کے پروانوں کے ہجوم میں حضور نے نہایت فرحت اور تازگی محسوس کی۔ حضور جس جگہ تشریف فرما تھے اس کے عین سامنے ایک وسیع و عریض اور بڑا خوش منظر تالاب تھا جو ۸۹۰ فٹ لمبا اور ۷۵۰ فٹ چوڑا ہے۔ اس کے وسط میں ایک خوبصورت بارہ دری اور قریب ہی ایک بلند مینار ہے جو فنِ تعمیر کا ایک حسین شاہکار اور مغلیہ دور کی عظمتِ رفتہ کی ایک دلکش یادگار ہے۔ حضور نے مغل بادشاہوں کے اشغال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا مغلیہ دورِ حکومت میں دولت ایک ہاتھ میں جمع نہ ہوتی تھی۔ بلکہ وہ ملک میں چکر کھاتی رہتی تھی۔ بادشاہوں کی خدمت میں مختلف قسم کے جو نذرانے اور قیمتی تحفے آیا کرتے تھے ان میں سے کچھ تو رکھ لئے جاتے تھے اور باقی واپس کر دئے جاتے تھے۔ جو چیزیں رکھ لی جاتی تھیں وہ بھی پھر لوگوں میں علیٰ قدرِ مراتب تقسیم کر دی جاتی تھیں۔ گویا داد و دہش کا یہ سلسلہ ہر کہ و مہ تک پھیلا ہوا تھا۔

کیونکہ مغل بادشاہ سمجھتے تھے کہ خزانہ بازدولت کام نہ آئے گی۔ بلکہ آدمی کام آئیں گے۔ فرمایا۔ ڈنڈے کی دوستی تو ایک کتا بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس سے بھی پیار کرنا پڑتا ہے۔ انسان تو بہرحال اشرف المخلوقات ہے اور پیار کا بدرجۂ اولیٰ مستحق ہے۔ انسان کا دل ڈنڈے سے نہیں بلکہ محبت و ہمدردی سے جیتا جا سکتا ہے۔ اس لئے چاروں طرف محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنا ازبس ضروری ہے۔

حضور نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اے رسول تو کہہ دے

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کہ میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ شاہِ دوجہاں اور فخرِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے یہ کہلوانا کہ میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کو نہ صرف نیچے سے اٹھا کر اوپر لائے، بلکہ بحیثیت انسان سب کو برابری کا درجہ بھی مرحمت فرمایا۔ پس سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی موجودگی میں کسی مسلمان حاکم یا بڑے زمیندار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ غریبوں پر ظلم کرے یا انہیں اپنے سے کمتر سمجھ کر انہیں ان کے جائز حقوق سے محروم کر دے۔

فرمایا۔ اسلامی تاریخ ایسے بادشاہوں کے ذکر سے بھری پڑی ہے جنہوں نے حکومت اور دولت کو قدرت کا ایک عطیہ سمجھ کر ہمیشہ فروتنی اور انکسار کو شعار بنایا۔ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو مخلوقِ خدا کی ہمدردی و بہبودی کے لئے وقف کر دیا۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے معاشرتی اصلاح کا ذکر کیا اور بتایا کہ ہمارے معاشرہ میں ناک اونچی رکھنے رکھانے کی وجہ سے بڑی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رسم و رواج کے بندھن بسا اوقات انسان کو ثواب کے کاموں سے محروم کر دیتے ہیں۔ فرمایا احمدیوں کو اس امر کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے کہ کسی کی ناک کٹے نہ کٹے اسلام کی ناک نہیں کٹنی چاہئے۔ ہمارا ہر کام رسم و رواج کی قیود سے بالا ہونا چاہئے۔ ہمارے لئے یہ ضروری نہیں ہے (بلکہ ہم تو اس کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے) کہ جب تک کسی جگہ پرتکلف دعوت کا انتظام نہ ہو کوئی جلسہ یا اجتماع نہ ہوگا۔ اگر کھانا کھلانے کی رسم درمیان سے اٹھا دی جائے تو میں سمجھتا ہوں ہر دوسرے تیسرے یا پانچویں چھٹے دن کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر بھی جلسہ ہو سکتا ہے اور جماعت کے تعلیمی و تربیتی معیار کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔

فرمایا۔ میں نے خلافت سے پہلے انصار اللہ کے سلسلہ میں دیہاتوں کے جو دورے کئے تھے ان میں سادہ غذا تھی کہ سرسوں کے ساگ اور مکئی کی روٹی کو میں نے پرتکلف کھانوں پر ترجیح دی فرمایا۔ یہ صحیح ہے کہ مہمان نوازی ایک بہت بڑا خلق ہے لیکن ہمارے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہمان نوازی کا جو معیار قائم فرمایا ہے وہ دو باتوں پر منحصر ہے۔ اول سادگی۔ دوم باہمی پیار۔ حضور علیہ السلام کا اپنے مہمانوں سے پیار اور ذرہ نوازی کا نتیجہ تھا کہ آپ بعض مہمانوں کے لئے امرتسر سے پان منگوا کر دیا کرتے تھے۔ حضور نے فرمایا کھانے پینے میں بعض دفعہ توہمات یا عادات کا بڑا دخل ہوتا ہے توہمات کی غلامی بڑی بلا ہے۔ اس سے جماعت کو بچنا چاہئے۔ اسی طرح کسی بھی چیز کا استعمال اتنا زیادہ نہیں کرنا چاہئے کہ وہ عادت بن جائے اور اس کا چھوڑنا مشکل ہو جائے۔ یا بالفاظِ دیگر انسان عادات کا غلام بن جائے۔ آپ نے اس ضمن میں متعدد مثالیں دے کر واضح کیا کہ لباس اور کھانے پینے میں بے تکلفی اور سادگی انسان کی جسمانی اور روحانی صحت و سلامتی پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حکیمانہ ارشادات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے احبابِ جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ کھانے میں تکلف نہ ہو۔ کھانا سادہ ہو۔ کھانے کی طرف حد سے زیادہ میلان نہ ہو اور ہمیشہ بھوک رکھ کر کھانا کھایا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے متعدد سایہ دار اور پھلدار درختوں کی افادیت پر روشنی ڈالی اور احباب کو یہ تلقین فرمائی کہ وہ اپنے اپنے ماحول میں زیادہ سے زیادہ درخت لگا کر قدرت کے اس حسین عطیہ سے مستفید ہوں۔ آپ نے ایسے متعدد ملکوں کے نام لئے جن میں حدِ نظر تک جنگل ہی جنگل نظر آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر ہمارے ملک میں بھی درخت لگانے کا ذوق اور شوق پیدا ہو جائے تو اس سے نہ صرف ملک کی سرسبزی و شادابی میں اضافہ ہوگا بلکہ اقتصادی طور پر بھی بہت سے فوائد حاصل ہو سکیں گے۔

حضور نے کمیونزم اور ... کاشت اور اس سے زیادہ سے زیادہ ... حاصل کرنے ... [illegible] ... فرمائی۔ آپ نے ... تجربات کی

روشنی میں قرآن کریم کے اس اصول کی حقیقت بیان فرمائی کہ ایک دانے سے سات سٹے اور ہر سٹے سے سو دانے نکلتے ہیں۔ فرمایا اس بارے میں جہاں انسانی کوشش اور محنت درکار ہے وہاں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنا بھی ضروری ہے کہ اے خدا تو نے جو اصول بتایا ہے ہمیں وہاں تک پہنچنے کی توفیق عطا فرما۔ تاکہ اس سے ایک تو ہمیں اقتصادی طور پر فائدہ پہنچے اور دوسرے تیرے پاک کلام پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند ہو جائیں۔

فرمایا یہ صحیح ہے کہ انسان کو محنت کا حق ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن محنت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے۔ اور یہ کبھی نہیں سوچنا چاہیئے پھر اس بات پر کبھی فخر نہیں کرنا چاہیئے کہ کھیتی بڑی اچھی ہے۔ اس سے بہت ہی فصل آئے گی۔ فرمایا اگر خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو بعض دفعہ پکی ہوئی فصل بھی شدید بارش یا ژالہ باری کی نذر ہو جاتی ہے۔ فرمایا گندم کی لہلہاتی ہوئی کھیتیاں اور سرسبز درخت خدا تعالیٰ کی قدرت کے زندہ نشان ہیں۔ گندم کے ہر تیلے اور درخت کے ہر پتے میں خدا تعالیٰ کی ایک نرالی شان نظر آتی ہے۔ کیونکہ ان میں خدا تعالیٰ کا عجیب و غریب قانونِ قدرت کارفرما ہے۔ ایک ہی قسم کے کھیت ہوتے ہیں لیکن ان کی پیداوار میں فرق ہوتا ہے۔ ایک ہی قسم کے درخت ہوتے ہیں لیکن ان کے پھلوں کا ذائقہ مختلف ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ان قسما قسم کی نعمتوں پر انسان اپنے ربِ کریم کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔

میانہ گھٹیالہ سے احمدی دوست دو گھوڑیاں بھی ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ حضور نے گھوڑیوں کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کے مالکوں کو نیزہ بازی کی مشق کرنے کی تلقین فرمائی آپ نے عرب اور دیسی گھوڑے کی پہچان کی علامتیں نیز گھوڑوں کی پرورش سے متعلق نصائح فرمائیں۔ مثلاً گھوڑے کی دم اور ایال کے بال گھوڑے کی شکل اور حسن میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔ ان کو کاٹنا نہیں چاہیئے۔ لگام گھوڑے کو طاقت کے ساتھ روکنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ اسے اشارہ دینے کے لئے ہوتی ہے۔ گھوڑا ہاتھ کے اشارہ کو سمجھ لیتا ہے۔ یہ اپنے مالک کو آنکھ سے نہیں پہچانتا بلکہ آواز اور ناک (سونگھنے) سے مالک کو پہچانتا ہے۔ اس لئے گھوڑے کے پاس جا کر باتیں کرنی اور ہاتھ سے اس کی ناک تھپکنی چاہیئے فرمایا۔ میں نے جماعت کو یہ ہدایت دے رکھی ہے کہ اگلے پانچ سات سال میں جماعت کے پاس کم از کم دس ہزار گھوڑے ہونے چاہئیں تا ان کی اقتصادی حالت بہتر ہو۔

اس نہایت ہی بابرکت اور روح پرور

مجلس کے معاً بعد حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ تمام احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں حضور چونکہ حالتِ سفر میں تھے اور آپ نے نمازیں قصر کرنی تھیں اس لئے اقامت سے پہلے آپ نے فرمایا میں تو سفر میں ہوں اس لئے نمازیں قصر کروں گا۔ لیکن شیخوپورہ کے مقامی دوست اور وہ دوست جو گرد و نواح سے تین میل کی مسافت سے آئے ہیں وہ نمازیں پوری کریں۔ ایک دوست نے عرض کیا نو میل سے آنے والے لوگ قصر کر سکتے ہیں یا نہیں حضور نے فرمایا وہ قصر کریں گے کیونکہ نو میل کو ایک منزل قرار دیتے ہوئے قصر واجب ہے۔

نمازوں سے فارغ ہو کر حضور نے احباب کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا شیخوپورہ کے دوست حضور کی اس ذرہ نوازی پر پھولے نہیں سماتے تھے کہ حضور انور نے ازراہِ شفقت ان کی دعوت قبول فرمائی اور اپنے زریں ارشادات اور بیش قیمت نصائح سے متمتع فرمایا۔ یوں تو قریباً سبھی مقامی خدام اور انصار نے مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی نگرانی میں حضور کے استقبال اور بعد قیام و طعام کے جملہ انتظامات کرنے میں نہایت اخلاص اور تندہی سے حصہ لیا تاہم اس سلسلہ میں مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب، مکرم ملک لطیف احمد صاحب سرور قائد ضلع اور مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور نے اس فرحت افزا مقام پر ساڑھے پانچ گھنٹے تک قیام فرمایا۔ ان چند گھنٹوں میں حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہشاش بشاش رہی۔ حضور مع قافلہ وہاں سے چار بجے روانہ ہوئے اور سوا چھ بجے شام بخیریت ربوہ میں مراجعت فرما ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ولادت اور درخواست دعا

ہمارے انسپکٹر بیت المال مکرم مولوی سی محمد فاروق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے فرزند عطا فرمایا ہے۔ یہ ان کا پہلا بچہ ہے۔

مولوی صاحب نے کوملون (کیرالہ) سے اطلاع دی ہے کہ ان کی اہلیہ صاحبہ زچگی کے لئے کوملون ہسپتال میں داخل ہوئی تھیں اور ابھی تک ہسپتال ہی میں ہیں۔ احباب کرام نومولود کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور زچہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادات اور ذکرِ الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں۔ جس کے لئے ہر محلہ قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے۔ اور اس پر غور اور فکر کیا جائے

۴۔ تسبیح و تحمید۔ درود شریف اور استغفار ۳۳۔ ۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

۵۔ مندرجہ ذیل دو دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْن

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

تسبیح و تحمید :۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْم

درود شریف :۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار :۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ

ایڈیٹر بدر

اپنے بچوں کو تاکید

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی عظیم الشان اور دور رس نتائج پیدا کرنے والی تحریک کی عظمت و اہمیت کو جماعت کے مخلصین نے کس طرح اپنے دلوں میں جگہ دی ہے اور کس جذبۂ خلوص و محبت سے اس میں حصہ لیا ہے اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ہمارے انسپکٹر بیت المال مکرم مولوی جلال الدین صاحب نے اپنی دورۂ اڑیسہ کی رپورٹ میں یہ ولولہ انگیز اطلاع دی ہے کہ یہاں بعض مخلصین ایسے بھی ہیں جو اپنی اولادوں کو یہ تاکیدی نصیحت کر رہے ہیں کہ

"دیکھو بچو! ممکن ہے کہ ہماری زندگیاں وفا نہ کریں۔ اور ہم اپنے وعدوں کی مکمل ادائیگی سے پہلے فوت ہو جائیں۔ اس صورت میں تمہارا یہ فرض ہوگا کہ وعدوں کی باقی رقم ادا کرو۔ تا کہ اسلام کی روحانی فتح کا دن پیچھے نہ جا پڑے۔"

یہ کتنا قابلِ رشک جذبہ ہے۔ اور اس تحریک کی مقبولیت کا کتنا بڑا ثبوت ہے! خوش قسمت ہے وہ احمدی جو اپنے پیارے امام کی آواز پر جوش اور جذبے سے لبیک کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنے اوپر واجب کرتا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم کے عبد صاحب از پاکلم (کیرالہ) نے درویش فنڈ کی مد میں پچاس روپیہ کی رقم بھجواتے ہوئے اپنے برادرِ نسبتی اشرف صاحب کی ایک مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے اور اپنے بیٹے کی امتحان میں اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا کی ہے

۲۔ مکرم حنیف خاں صاحب موہنے بی مائینز بہار نے بھی درویش فنڈ کی مد میں مبلغ پچاس روپیہ کا عطیہ دیا ہے اور ملازمت کے حصول میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

ناظر بیت المال اصلاح قادیان

دفتر ہذا سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ۔ مینیجر بدر

کوڈالی (مالابار) میں آل کیرالہ احمدیہ صوبائی کانفرنس

شمع احمدیت کے پروانوں کا روحانی اجتماع۔ خلوص و محبت کے بے نظیر نظارے

علماء سلسلہ کی علمی و روحانی تقاریر

مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ مدراس نزیل کوڈالی

خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور اس کے بے شمار فضل و کرم کے ساتھ مورخہ ۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۷۴ء بمطابق ۲۰-۲۱ شہادت ۱۳۵۳ ہش بروز ہفتہ و اتوار کوڈالی میں آل کیرالہ صوبائی کانفرنس نہایت شاندار اور عظیم الشان کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی

کوڈالی کا پس منظر

شمالی مالابار میں کیننور سے ۱۰ میل واقع اس چھوٹے سے گاؤں میں اس صدی کے ابتدا میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچ چکی تھی۔ محترم حضرت مولانا عبد اللہ صاحب فاضل مرحوم کے والد محترم مولانا محی الدین کٹی صاحب اس زمانہ میں مالابار کے مشہور علماء اور مشائخ میں شمار کئے جاتے تھے۔ ان کے بہت سارے مرید کیننور۔ کوڈالی اور پینگاڈی میں پائے جاتے تھے۔ جب مالابار کے پہلے احمدی حضرت عبد القادر کٹی صاحب (کیننور) کے ذریعہ انہوں نے بیعت کی تو ان تینوں مقاموں میں موجود ان کے مریدین میں سے بعضوں نے بھی بیعت کی۔ اس طرح ۱۹۰۹ء میں ان تینوں مقاموں میں جماعتیں قائم ہوئیں۔ کوڈالی میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کا شرف مکرم وی پی شیخ عبد اللہ صاحب کو حاصل ہوا ۱۹۰۹ء میں کیننور کی Arakal ریاست نے احمدیوں کے خلاف مکمل بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا اور مسلمانوں نے احمدیوں کی زندگیوں سے کھیلنا شروع کیا۔ تو انہوں نے کمال ہمت اور جرأت ایمانی کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا۔ ان ایام میں محترم شیخ صاحب کئی مواقع پر اپنی جان کی پروا کئے بغیر ظالم دشمنوں کے نرغہ سے احمدیوں کو بچا کر محفوظ مقاموں میں پہنچاتے رہے۔ ان کی جرأت اور جوانمردی اب بھی اس علاقہ میں مشہور ہے۔

ان بزرگوں کی ان ہی قربانیوں کے نتیجہ میں آج کوڈالی میں کئی خاندانوں پر مشتمل ایک مضبوط اور مخلص جماعت قائم ہے۔ یہاں کے نوجوانوں کی مستعدی اور خدمت دین کا جذبہ قابل تعریف ہے۔

کانفرنس کی تیاریاں

کانفرنس سے متعلقہ تمام امور کی سرانجام دہی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے کنوینر کے طور پر مکرم سی مبارک احمد صاحب مقرر ہوئے۔ ان کی اور مکرم اے کے مسلم صاحب جنرل سیکرٹری صوبائی احمدیہ سنٹرل کمیٹی کی زیر قیادت نہایت تسلی بخش طور پر اور عمدہ طریق پر تمام انتظامات تکمیل پذیر ہوئے

تشہیر

کانفرنس کے بارے میں صوبہ کیرالہ کے کثیر الاشاعت اخبارات مالا یالہ منورما اور ماتربھومی میں متعدد دفعہ اعلانات شائع ہوئے۔ بڑے بڑے پوسٹروں اور اشتہارات کے ذریعہ کیرالہ کے طول و عرض میں، اور چھوٹے چھوٹے نوٹسوں اور پمفلٹوں کے ذریعہ مضافات میں کانفرنس کے بارے میں خوب تشہیر ہوئی۔

مہمانانِ کرام

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ ہر سال پچھلے سالوں کی نسبت کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا آ رہا ہے۔ کیرالہ کے طول و عرض میں واقع ۲۳ کے قریب جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں نمائندگان نے شرکت کی۔ ان میں کئی افراد ایسے ہیں جو اس سال بیعت کر کے غلامانِ مسیح موعودؑ میں شامل ہوئے تھے۔ اپنے نئے روحانی بھائیوں سے ملاقات اور تعارف اور اسی طرح اپنے دیگر بھائیوں سے ملاپ اور معانقہ و مصافحہ نے کوڈالی کی فضا کو ایک الگ شان عطا کی۔ جس سرزمین سے احمدیت اور احمدیوں کو ہمیشہ کے لئے مٹا ڈالنے کی منظم کوشش کی گئی تھی اسی جگہ میں سینکڑوں کی تعداد میں احمدیوں کی موجودگی دیگر لوگوں کی آنکھیں خیرہ کرنے کے لئے کافی تھی۔ اور احمدیوں کے بارے میں ان کے تمام اندازے غلط ثابت ہوئے غرض اس قسم کے جلسوں سے احمدیوں میں ایک روحانی جوش و خروش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور نئے احمدی بھائیوں سے تعارف اور ان کے ساتھ رشتۂ الفت و محبت قائم کرنے کا ایک وسیلہ بن جاتے ہیں۔

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل۔ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب۔ مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت مدراس اور خاکسار محمد عمر مبلغ مدراس خاص طور پر مدعو تھے۔ لیکن اوّل الذکر دونوں بزرگ اپنی دیگر مصروفیتوں کے پیش نظر کانفرنس میں شرکت نہ فرما سکے۔

مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کے لئے نہایت عمدہ اور شاندار انتظام کیا گیا تھا جس کے لئے منتظمین جلسہ بہت ہی شکریہ کے مستحق ہیں۔

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے کرشمے

کانفرنس منعقد ہونے کے ایک روز قبل یعنی ۱۹ اپریل تک کوڈالی اور مضافات میں سخت بارش ہوتی رہی تھی جس سے سب کو فکر لاحق تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ۲۰ اور ۲۱ اپریل جلسہ کے دونوں روز مطلع بالکل صاف رہا اور گرمی کی شدت میں بھی کافی کمی ہوئی۔ اس طرح اچھے اور خوشگوار ماحول میں دونوں روز جلسے ہوئے۔ لیکن جلسہ کے ختم ہوتے ہی دوسرے دن شدید بارش کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ نے بارش کے فرشتوں کو حکم دے رکھا تھا کہ احمدیوں کے دونوں دن کے جلسے ختم ہونے تک بارش کو روکے رکھیں۔ گویا کہ خدا تعالیٰ کے اس فضل و کرم کا جو احمدیوں پر مسلسل نازل ہو رہا تھا دوسرے بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں

جلسہ کا آغاز

کانفرنس کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۰ اپریل شام کو ½۴ بجے محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب کے زیر صدارت خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ یہ جلسہ عام مقامی ہائی سکول کے سامنے نہایت خوبصورتی سے مزین کی گئی جلسہ گاہ "مہدی نگر" میں ہوا۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم پی کے سلیمان صاحب نے اردو میں اور خاکسار نے عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد پڑھ کر سنائے۔

لوائے احمدیت

اس کے بعد مکرم جناب صدیق امیر علی صاحب صدر صوبائی احمدیہ سنٹرل کمیٹی نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس وقت تمام حاضرین احتراماً کھڑے رہے اور دعائیں کرتے رہے جونہی یہ جھنڈا فضائے آسمانی پر نہایت شان و شوکت اور پُر وقار انداز میں لہرانے لگا تو ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ اس روح پرور نظارہ نے یہاں کے احمدیوں کی آنکھیں پُرنم کر دیں۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ یہاں کے مسلمانوں اور لیڈروں نے احمدیوں کی زندگی دوبھر کر دی تھی احمدیوں کو اپنے گھروں سے باہر نکلنا دشوار تھا لیکن آج اسی ماحول میں احمدیوں کو اپنا جھنڈا لہرانے اور "احمدیت زندہ باد" کا نعرہ بلند کرنے کا فخر حاصل ہوا ہے۔

مکرم صدیق امیر علی صاحب نے لوائے احمدیت کی اہمیت اور اس کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا یہ جھنڈا اور اس کا سیاہ رنگ دیکھ کر بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ احمدیوں کا جھنڈا دکھ اور احتجاج کی علامت ہے۔ حالانکہ یہ اعتراض بالکل غلط ہے۔ تاریخ اسلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی زمانہ سے ہی اسلام کا اصل جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اور اس کے بعد بھی کئے گئے کئی غزوات میں مسلمانوں کے ہاتھوں میں اسی رنگ کے جھنڈے ہوتے تھے۔ آخر میں جب مسلمانوں کو دیگر حکومتوں پر قبضہ حاصل ہوا تو ان کے سیاہ جھنڈے دیکھتے ہی غیروں میں پریشانی اور گھبراہٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ اسی وجہ سے انہوں نے سیاہ رنگ کو دکھ اور غم کا نشان تصور کیا۔ اور یہی رجحان آج تک چلا آ رہا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمان بھی بجائے اسلامی طریق کو اپنانے کے غیروں کے نقش قدم پر چلنے لگے۔

[illegible] صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو [illegible] اسلام کی [illegible] کرنے کے لئے مبعوث فرمایا [illegible] آسمان اور زمین کی تخلیق [illegible] کی آمد کی غرض بتائی گئی ہے [illegible] خدا تعالیٰ کے فضل سے ہو کر رہے گا۔

استقبالیہ تقریر

مکرم سی کے مسلم صاحب۔ کیرالہ احمدیہ سنٹرل کمیٹی کے جنرل سیکرٹری نے کیرالہ کانفرنس کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد تمام مقررین حضرات کا تعارف کرایا۔

افتتاحی تقریر

اس کانفرنس کے افتتاح کے لئے محترم حافظ صالح محمد صاحب ایم ایس سی۔ پی ایچ ڈی سکندرآباد خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے۔ آپ نے انگریزی زبان میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ساتھ وابستگی کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ہمارے درمیان جو خلوص بھری محبت اور اخوت پیدا کی ہے وہ احمدیت کے باہر کہیں نظر نہیں آتی۔ خالق و مالک خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان گہرا ربط پیدا کرنے کے لئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت ہوئی تھی۔ آپ نے بتایا کہ انسان کی پیدائش کی غرض اس کے خالق و مالک خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کی صفات کا مظہر بننا ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے سورۃ فاتحہ میں بیان فرمودہ خدا تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر کرنے کے بعد بتایا کہ حضرت رسول کریم صلعم صفاتِ الٰہیہ کے کامل مظہر تھے۔ اس زمانہ میں دنیا میں خدا تعالیٰ کی ہستی کو ثابت کرنے اور اس کے صفات کو اجاگر کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ فاضل مقرر نے بین الاقوامی اخوت اور امن عالم کے قیام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی کوششوں اور اس کے کارناموں کا ذکر فرمایا۔ اس تقریر کا ترجمہ مکرم ابن عبد الرحیم صاحب نے سنایا۔

ابتدائی صدارتی تقریر

محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور احمدی اور غیر احمدی کے درمیان عقائد کے لحاظ سے مابہ الامتیاز مسائل یعنی ختم نبوت کی حقیقت۔ وفات مسیح علیہ السلام بعثت امام مہدی۔ جہاد کی حقیقت۔ مسئلہ ناسخ و منسوخ اور قیام خلافت کے بارہ میں اجمالی رنگ میں روشنی ڈالی۔

آئینہ اسلام میں بھارتیہ درشن

صدارتی تقریر کے بعد پہلی تقریر خاکسار کی مندرجہ بالا عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے ہندوستان کی قدیم تہذیب و تمدن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان کی تہذیب و تمدن کو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے تعلق رہا ہے چنانچہ ایک عرب شاعر نے کہا تھا

كانت لآدم ارض الهند منهبطا
وفيه نور رسول الله مشعول
من نفهمنا نستبين ان مهدينا
مهند من بسيوف الله مسلول

یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے اترنے کی جگہ ہندوستان ہے اور اس میں رسول اللہ صلعم کا نور روشن کیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہمارے مہدی کی بعثت بھی ہندوستان میں ہوگی۔ گویا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اس زمانہ میں حضرت امام مہدی تک ہندوستان کو روحانیت اور اخلاق و تہذیب میں ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

خاکسار نے موجودہ زمانہ میں ہندوستان کی اخلاقی سوز اور غیر مہذب اور غیر متمدن حالت کا تفصیل سے نقشہ کھینچنے کے بعد اس زمانہ میں مبعوث ہونے والے کلکی اوتار، اس کے نام، خروج کا مقام، زمانہ اور دیگر آسمانی و زمینی علامتوں کے متعلق مختلف ہندو کتب میں جو پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں ان کا تفصیل سے ذکر کیا اور اس زمانہ میں ان پیشگوئیوں کو پورا کرتے ہوئے سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے امن بخش اور صلح کن تعلیمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی انقلاب

مکرم شیخ محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت سے قبل اسلام کی اندرونی و بیرونی حالت کا نقشہ کھینچنے کے بعد آپ کی بعثت سے جو عظیم الشان روحانی انقلاب ہوا تھا اور مذہبی دنیا میں جو عظیم تحریک پیدا ہوئی تھی اس پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی

ختم نبوت کی حقیقت

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید نے مذکورہ موضوع پر قرآن کریم کی مختلف آیات کی روشنی میں اچھے پیرائے میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد کانفرنس کا پہلا اجلاس نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا

دوسرا اجلاس

مورخہ ۲۰ اپریل بروز اتوار شام کو پانچ بجے زیر صدارت محترم صیانوی امیر علی صاحب صدر صوبائی کمیٹی کانفرنس کی دوسری نشست شروع ہوئی۔

بہر رشیہ سرمیندرا ناتھ صاحب

مکرم جناب قمر الدین صاحب (پینگاڑی) کی تلاوت قرآن مجید کے بعد آج کے مہمان خصوصی پروفیسر سریندر ناتھ صاحب پرنسپل پینگنور کالج نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام ساری دنیا کو رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ مذہب ایک روحانی اور اخلاقی ارتقاء کا ذریعہ ہے اور اس کی بنیادی تعلیم روحانیت اور روحانی کوائف کو عملی رنگ دینے کا نام ہے۔ میں نے اسلام کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی حیثیت کا حامل اور محبت و پیار اور رواداری کی تعلیم دینے والا مذہب ہے گاندھی جی کا یہ قول مجھے اب یاد آرہا ہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ایک نیا جنم ہوتا اور دوسری پیدائش ہوتی تو میں یہ خواہش کرتا کہ آئندہ پیدائش میں میں ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوں۔

آپ نے بتایا کہ احمدی کتابوں کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس زمانہ میں ضرورتِ حقہ کے مطابق اور عقلی کسوٹی پر اسلام کو جماعت احمدیہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ اس میں یہ جماعت بہت کامیاب ہے بین الاقوامی محبت اور اخوت کی عملی تصویر میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ دیکھ رہا ہوں۔

قرآن کریم اور علم فلکیات

محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب لیکچرار علم فلکیات عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد نے مذکورہ عنوان پر بہترین انداز میں انگریزی میں تقریر کی۔ آپ نے آیہ کریمہ الحمد للّٰہ رب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ لفظ عالمین سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی دنیائیں آباد ہیں۔ موجودہ سائنس نے مختلف تحقیقات کے ذریعہ اس بات کو ثابت کیا ہے۔ فاضل مقرر نے سائنسی دنیا کی نئی نئی تحقیقات کا قرآن کریم کی مختلف آیات کے ساتھ موازنہ کرتے ہوئے جس انداز میں پیش کیا وہ اتنا پر از معلومات تھا کہ تمام سامعین ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ آپ کی تقریر قریباً دو گھنٹہ رہی۔ مکرم ابن عبد الرحیم صاحب ساتھ ساتھ ملیالم میں ترجمہ سناتے رہے

اسلام اور مسلمانوں نے علم سائنس کو کیا دیا

مکرم ایم عبد الرحمٰن صاحب ایم اے نے اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے وضاحت سے بتایا کہ اسلام کے ابتدائی ایام میں اسلام اور مسلمانوں نے جو علوم دنیا کے سامنے پیش کئے تھے انہی سے آج تک طبیعیات، اقتصادیات، سیاسیات وغیرہ علوم کے ماہرین استفادہ کرتے رہے ہیں۔

آخری زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں

محترم مولانا محمد ابوالوفا صاحب نے اس پر تقریر کرتے ہوئے۔ خروج دجال۔ یاجوج ماجوج اور مسئلہ فلسطین کے بارے میں نہایت دلچسپ اور عالمانہ رنگ میں روشنی ڈالی۔ موجودہ زمانہ کے عالمی مسائل اور ان کا حل احمدیہ نقطۂ نگاہ سے آپ نے تسلی بخش رنگ میں بتایا۔

اسلام اور اقتصادی مسائل

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم ابن عبد الرحیم صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ مال و دولت اس زمانہ میں ایک عظیم الشان قوت ہے۔ اس قوت کے غلط استعمال کی وجہ سے ہی اشتراکیت اور مارکسزم وغیرہ تحریکیں پیدا ہوئی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ یہ تحریکیں اقتصادی مسائل کے حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں اسلام کی عالمگیر اور پائدار تعلیمات کا بہترین انداز میں ذکر کیا۔

اس تقریر کے بعد مکرم سی کے مسلم صاحب نے تمام مقررین اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کانفرنس کے دونوں دن کے اجلاسات نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوئے۔ احمدیوں کے علاوہ کثیر تعداد میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی حاضری بھی بفضلہ تعالیٰ دونوں دن کے اجلاسات اور تقاریر بہت ہی کامیاب اور مفید ثابت ہوئیں۔ فالحمد للّٰہ علی ذالک

اخبارات

یہاں کے دونوں اخبارات ماتربھومی اور منورما نے اس کانفرنس میں شرکت کرنے اور رپورٹ لینے کے لئے اپنے نمائندگان کو کیمرہ سمیت روانہ کیا تھا۔ چنانچہ کانفرنس کے دوسرے ہی دن دونوں اخباروں نے بہت اہمیت کے ساتھ تفصیل سے جلسوں کی رپورٹ اور بڑی بڑی تصویریں پہلے صفحہ پر ہی شائع کیں۔ اس طرح کیرالہ کے اندر اور باہر ہمارے جلسوں کی رپورٹیں مع تصاویر کے پہنچ گئیں۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۲۱ اپریل صبح ½۱۰ بجے مسجد احمدیہ کے سامنے بنائے گئے پنڈال میں مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ سب سے پہلے آپ نے تین نکاحوں کا اعلان کیا۔ اس کے بعد محترم حافظ صالح محمد صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بعض تحریکات کا ذکر کرنے کے بعد فلسفۂ تسبیح پر نہایت ایمان افروز رنگ میں تقریر کی اور احباب کو ذکر الٰہی پر زور دینے کی تلقین فرمائی

(باقی صفحہ ۹ پر)

مقابلے

اس کے بعد خاکسار کی زیرِ صدارت مجالس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے تلاوت نظم اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ ان مقابلوں میں خدام اور اطفال نے بہت ہی ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ مقابلہ کے بعد مندرجہ ذیل خدام و اطفال انعامات کے مستحق قرار پائے۔

—— (اطفال) ——

تلاوت :-

پی مظفر احمد	اوّل
صدیق احمد	دوم

نظم :-

ناصر احمد	اوّل
عبد الجلیل	دوم

تقریر :-

ظفیر احمد	اوّل
کے۔ سی۔ منصور	دوم

—— (خدّام) ——

تلاوت :-

کے۔ محمود صاحب	اوّل
یو۔ زین الدین صاحب	دوم

نظم :-

نذیر احمد	اوّل
پی۔ پی عبد الرحیم	دوم

تقریر :-

مبارک احمد صاحب	اوّل
عبد السلام صاحب	دوم

ان انعام یافتہ خدام و اطفال کو شام کے جلسۂ عام میں سندات تقسیم کی گئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی صوبائی تنظیم کا قیام

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد خدام الاحمدیہ کا ایک اجلاس زیرِ صدارت محترم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب منعقد ہوا۔ جس کو مختلف مجلسوں سے آئے ہوئے بعض خدام نے مخاطب کیا۔ ان سب مقررین نے صوبائی سطح پر کیرلہ کے طول و عرض کے خدام کو منظم کر کے ایک صوبائی تنظیم قائم کرنے اور اس طرح تبلیغی و دیگر سرگرمیوں کو وسیع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ چنانچہ سب خدام نے متفقہ طور پر اس کی تائید کی۔ اور بالاتفاق مکرم مولوی صدیق اشرف علی صاحب فاضل کو عارضی طور پر اس صوبائی تنظیم کا کنوینر منتخب کیا گیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبائی کانفرنس کی تمام کارروائیاں نہایت شاندار اور مفید رنگ میں اختتام پذیر ہوئیں۔

کیننانور

مورخہ ۲۲ اپریل بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس اور دوسرے دن ایک ایسے مقام پر جو احمدیوں کے مخالفوں کا گڑھ کہا جاتا ہے جلسۂ عام منعقد ہوا۔ دوسرے دن کے جلسۂ عام میں کثیر تعداد میں غیر احمدی سامعین موجود تھے۔ اس موقعہ پر بعض غیر احمدی چند سوالات لکھ کر لائے تھے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔

اس جلسہ کے دوسرے دن مکرم محی الدین علی صاحب واپس مدراس تشریف لے گئے۔ اور خاکسار مع مکرم مولوی محمد یوسف صاحب موگرال کے لئے روانہ ہوا۔

موگرال

موگرال اور کمبلہ میں ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء زیرِ صدارت محترم صدیق امیر علی صاحب تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ تینوں جلسوں کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب اور خاکسار نے مخاطب کیا۔

مالابار کے پروگراموں سے فارغ ہو کر خاکسار ۲۷ اپریل کو روانہ ہو کر دوسرے دن مدراس خیریت سے پہنچا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے نیک اور پائیدار اثرات ہمیشہ قائم رکھے۔ اور احمدیت کی صداقت جان کر اسے قبول کرنے کی توفیق سب کو عطا فرمائے۔ اور احمدیوں کے خلوص ایمان اور محبت میں ترقی عطا فرمائے۔ اِس کانفرنس کی کامیابی کے لئے جن جن دوستوں نے مختلف ذرائع سے تعاون کیا ہے اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواستِ دُعا

مکرم عبد الباقی صاحب صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ بہار سے تحریر فرماتے ہیں کہ اُن کے ایک غیر از جماعت ماموں مکرم عبد الغنی خان صاحب آف پورنیہ جو اُن کی تبلیغ کے نتیجہ میں اب بہت جلد بیعت کرنے پر آمادہ ہیں وہ اکثر بہت زیادہ بیمار رہتے ہیں کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور کافی پریشانیوں کا سامنا رہتا ہے بچے اور اہلیہ بھی بیمار رہتے ہیں۔ وہ خاص طور سے اپنی مکمل شفایابی اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ (۲) — اسی طرح مکرم سید عبد العلیم صاحب قریباً سال بھر سے اکثر بہت زیادہ بیمار رہتے ہیں اور کافی گھبراہٹ رہتی ہے۔ وہ بھی اپنی شفا [illegible] پریشانیوں کے ازالہ اور اپنی اور اپنی بیوی بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(مینیجر بدر قادیان)

اِسلام اور عیسائیت پر دلچسپ تقاریر

ایک واعظِ عیسائیت سے تبادلۂ خیالات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

ایک واعظِ عیسائیت - Evangelist James Jacob سے مورخہ ۳ اور ۴ اپریل بروز بدھ اور جمعرات اسلام اور عیسائیت کے متعلق کئی گھنٹے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ موصوف دونوں روز مشن ہاؤس آتے رہے۔ اور نہایت خوشگوار ماحول میں یہ تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔ دورانِ گفتگو انہوں نے اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ جمعہ کے بعد احبابِ جماعت کو مخاطب کرنا چاہتے ہیں۔ خاکسار نے اس کے لئے اپنی رضامندی کا اظہار کیا۔

چنانچہ مورخہ ۵ اپریل بروز جمعہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تمام احباب مسجد میں ہی بیٹھے رہے۔ مذکورہ واعظ نے ۱۵ منٹ تک تقریر کی۔ اس میں انہوں نے عیسائی عقائد کے بارے میں کچھ ذکر کرنے کی بجائے موجودہ زمانہ میں قیامِ امن کی ضرورت پر زور دیا اور بتایا کہ حصولِ نجات کے لئے تمام توحید پرستوں کو اکٹھا ہونے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اپنے قبولِ عیسائیت کا واقعہ بھی سنایا۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں بتایا کہ موجودہ زمانہ میں پائی جانے والی بدامنی کو صرف اسلام ہی دُور کر سکتا ہے۔ خاکسار نے اسلام۔ دار السلام۔ مسلم۔ السلام علیکم وغیرہ کا مطلب سمجھانے کے بعد کہا کہ تمام مذاہب کے قیام کی غرض انسان کو اس کے گناہوں سے نجات دے کر خدائے واحد کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ اس کے لئے اسلام اور عیسائیت نے تین ذرائع ہی بیان کئے ہیں۔ یعنی ایمان۔ اعمالِ صالحہ اور فضلِ الٰہی۔ اس کے لئے قرآنِ کریم اور بائیبل میں سے مختلف حوالے پیش کئے۔ اور بتایا کہ موجودہ عیسائیت نے ان ذرائع کو نظر انداز کرتے ہوئے حضرت یسوع مسیح کی صلیبی موت کے من گھڑت عقیدے کو ہی نجات کا ذریعہ بتایا ہے۔

خاکسار نے اپنی تقریر میں مسٹر جیمس سے یہ خواہش کی کہ کیوں نہ ہم ایک جلسۂ عام میں اسلام اور عیسائیت پر تقریریں کریں تاکہ دوسرں کو بھی حقیقت معلوم ہو۔ انہوں نے میری اس خواہش کو قبول کیا اور اسی وقت یہ اعلان کیا گیا کہ مورخہ ۷ اپریل بروز اتوار یہ جلسۂ عامہ منعقد ہوگا۔

عیسائیوں کے دعائیہ اجلاسوں میں شرکت

مسٹر جیمس کی خواہش پر مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس اور خاکسار نے عیسائیوں کی دو دعائیہ مجلسوں میں شرکت کی۔ اور وہاں ان کے معززین سے گفتگو کرنے اور اُن میں احمدیہ لٹریچر تقسیم کرنے کے مواقع میسر آئے۔

جلسۂ عام

اتوار کی شام بہت ہی خوشگوار۔ مسرت آمیز۔ اور ایمان افروز تھی۔ اسی شام کو حق و باطل کے پرکھنے اور حق و صداقت کو پہچاننے کے لئے احباب کو موقعہ ملا۔ اُس وقت عیسائیت اور اس کی تردید میں تقریریں ہوئیں۔ اور لوگ بہت ہی مستفید اور محظوظ ہوتے رہے۔

مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کے مکان کے بڑے ہال میں مکرم محی الدین علی صاحب کی زیرِ صدارت منعقدہ اس جلسہ میں تمام احمدیوں کے علاوہ کچھ عیسائی دوست اور مقامی کالج کے چند طلباء اور ہائی سکول کے چند اساتذہ بھی شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں لاؤڈ اسپیکر کا بھی بڑا اچھا انتظام تھا۔

عیسائی واعظ کی تقریر

تلاوتِ قرآنِ مجید کے بعد واعظِ عیسائیت مسٹر جیمس جیکب نے اپنی تقریر شروع کی۔ انہوں نے الوہیتِ مسیح کے بارے میں چند حوالجات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موجودہ دُنیا کی نجات یسوع مسیح کو قبول کرنے پر ہی منحصر ہے۔ انہوں نے یسوع مسیح کے بارے میں عہد نامۂ قدیم میں بیان شدہ چند پیشگوئیوں کا ذکر کر کے بتایا کہ یہ پیشگوئیاں یسوع مسیح پر ثابت ہوتی ہیں۔ چند کہانیوں اور امثال پر مشتمل اس تقریر میں انہوں نے عیسائی عقاید کے بارے میں زیادہ کچھ بیان نہیں کیا۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں صحیح معنوں میں کوئی اوتار یا [illegible] نہیں ہوا۔ اس لئے میں کسی ہندو وسیم [illegible] پر ایمان نہیں لا سکتا۔

اس کے بعد احمدی مبلغ نے [illegible]

احمدی مبلغ کی تقریر

خاکسار نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے اس بات کی تردید کی کہ ہندوستان میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوئے۔ اس سے خدا تعالےٰ غیر منصف ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی خدائی ساری دُنیا کے لئے یکساں طور پر ہے۔ اس صورت میں اتنے بڑے ملک کو جہاں کروڑوں کی آبادی ہے اپنے مامورین سے محروم کرنا خدا تعالےٰ کے عدل و انصاف کے خلاف ہے۔ خاکسار نے چند عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ ہندوستان میں بھی خدا کے پیغمبر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

اس کے بعد عہد نامہ قدیم و جدید کے بعض حوالوں کی روشنی میں مختلف پیرایوں میں تردید اُلوہیت مسیح اور بطلانِ کفارہ کے بارے میں سیر کن بحث کی۔ اسی طرح مختلف عقلی و نقلی دلائل سے حضرت یسوع مسیح کی صلیبی موت کے عقیدے کو جھوٹا ثابت کیا۔ اس کے بعد دونوں عہد ناموں میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں جو پیشگوئیاں اور علامتیں بیان ہوئی تھیں ان کا تفصیل سے ذکر کیا۔ آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موجودہ زمانہ کے بارہ میں جو پیشگوئیاں آپؑ کی تصنیف حقیقۃ الوحی میں بیان کی گئی ہیں اُن کو پڑھ کر سنایا۔ اور بتایا کہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے ساتھ ہی نجات اور فلاح وابستہ ہے۔

تردید عیسائیت۔ حقانیت اسلام اور صداقتِ مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل خاکسار کی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

مکرم نوجوان صاحب کی تقریر

اس کے بعد مکرم نوجوان صاحب کی تقریر تھی۔ موصوف نے اپنا وقت مسٹر جیمس کو پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولوی صاحب نے جو دلائل بیان کئے ہیں ان پر اگر وہ چاہیں تو اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ لیکن موصوف اس پر تیار نہیں ہوئے۔ اس لئے مکرم نوجوان صاحب نے اپنی تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے بائیبل کی روشنی میں یسوع مسیح کی اصل پوزیشن بیان کرتے ہوئے مسیح کی پیدائش۔ زندگی۔ اور وفات تک کے واقعات بیان کئے اور بتایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اسّی سے زائد تمام کتابوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہوئے عیسائیت کی بنیاد کو ہی ہلا کر رکھ دیا۔ مکرم نوجوان صاحب کی یہ ولولہ انگیز تقریر جو انگریزی میں کی گئی تھی نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

صدارتی تقریر

اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے بھی مسٹر جیمس جیکب سے درخواست کی کہ وہ ان ہر دو تقاریر کا اگر جواب دینا چاہیں تو اس کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے اس وقت بھی معذرت کی۔

مکرم صدر صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت یسوع مسیح نے سلسلۂ نبوت، بنی اسرائیل سے منتقل ہو کر بنی اسمٰعیل کی طرف جانے کے بارے میں انگور کے باغ کی جو تمثیل دی تھی اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد اور شریعت محمدیہ کے ظہور کے ذریعہ یہ پیشگوئی شاندار رنگ میں پوری ہوئی۔

اس طرح یہ جلسہ ۲½ گھنٹہ کے بعد خاکسار کی اجتماعی دُعا کے ساتھ نہایت شاندار طور پر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے بعد مکرم نوجوان صاحب کی طرف سے تمام سامعین کی چائے اور پُر تکلف لوازمات سے تواضع کی گئی۔ فجزاہ اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔

اس کے بعد تمام احباب نے نہایت پیار و محبت اور خلوص کے ساتھ مسٹر جیمس جیکب کو رخصت کیا۔

تقاریر کے دوران بعض غیر از جماعت علم دوست ساتھ ساتھ نوٹس لیتے رہے ہے۔ نیز ایک دوست نے ساری کارروائی Tape recorder پر ریکارڈ کی۔

اس طرح یہ شام نہایت خوشگوار علمی ماحول میں گزری۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو حق و صداقت قبول کرنے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ⁂

اعلانِ نکاح

میری ہمشیرہ عزیزی صبیحہ محمود کا نکاح محترم محمد مسعود احمد صاحب کے ساتھ مورخہ ۱۲ر ۴ر ۷۴ کو کراچی میں بعد نمازِ جمعہ محترم مولوی سلطان محمود صاحب شاہد نے پڑھا۔ اور تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۳ر اپریل ۷۴ء کو عمل میں آئی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار: شاہد محمود راجپوت۔ کینیڈا۔ ایکٹن۔
(ACTON)

نئے سال کے لئے درویش فنڈ کے وعدے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے قربانی کا جذبہ رکھنے والے احباب کی طرف سے اگلے مالی سال یعنی ۱۹۷۴ء-۷۵ء کے لئے درویش فنڈ کے وعدے موصول ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ان گراں قدر وعدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام پر لبیک کہنے اور اپنے درویش بھائیوں کے ساتھ محبت و اخوت کا مظاہرہ کرنے کا کتنا قابلِ قدر جذبہ مخلصینِ جماعت کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔

نظارت ھٰذا ان سب کی خدمت میں ھدیۂ تشکر پیش کرتے ہوئے اُن دوستوں سے بھی جن کے وعدے ابھی نہیں آئے۔ درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق جلد وعدے ارسال کر کے ممنون فرمائیں ⁂

ناظر بیت المال آمد قادیان

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں:
آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۱/۵۸ فیرس لین کلکتہ ۱۲
Azad Trading Corporation
58/1 PHEARS LANE — CALCUTTA-12
PHONE NO. 34-8407.

ہر قسم اور ہر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل اور سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے
AUTOWINGS
کی خدمات حاصل فرمائیے !!
آٹو ونگس
Autowings
32 SECOND MAIN ROAD
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
فون نمبر 76360

ہر قسم کے پرزے
پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں !!
اچھی کوالٹی (اصلی) --- نرخ واجبی
آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱
AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1
25-1652 } دکان
23-5222
34-0451 مکان
فون نمبر
تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

رابطہ عالمِ اسلام کی مکّہ کانفرنس ...... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

یہ وہی ہیں جن کا ذکر ابھی اوپر ہوا۔ یعنی اس امت کا موعود ابنِ مسیح ابن مریم جسے بخاری اور مسلم دونوں کی روایت کے مطابق اسی امت کا ایک فرد قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری شریف کے الفاظ بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔

(ترجمہ) تم کیسے خوش قسمت ہوگے جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا یعنی یہ امام باہر سے نہیں آئے گا۔ امتِ محمدیہ میں سے ہی قائم ہوگا۔

اسی سے ملتے جلتے الفاظ صحیح مسلم کے بھی ہیں۔ اس جگہ بھی ابوہریرہؓ ہی راوی ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فَاَمَّکُمْ مِنْکُمْ۔ (ترجمہ) تم کیسے خوش قسمت ہوگے جب تم میں ابنِ مریم نازل ہوگا۔ پس وہ ابنِ مریم تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ دیکھئے اَمَّکُمْ مِنْکُمْ جملہ فعلیہ ہے۔ اور امامُکم منکم (بمطابق روایت بخاری شریف) جملہ اسمیہ۔ اس جملہ فعلیہ میں اَمَّ فعلِ ماضی ہے۔ جس میں ایک ضمیر "ھو" مستتر ہے۔ جس کا مرجع کلام میں پہلے ہونا چاہیئے۔ اور کلام ہذا میں اس سے پہلے چونکہ مرجع سوائے ابنِ مریم کے کوئی نہیں۔ لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں صحیح بخاری کی حدیث امامکم منکم میں ھُوَ مبتدا ماننا ضروری ہوا۔ تا دونوں حدیثیں مفہوم میں ایک دوسرے کے مطابق ہو جائیں

پس صحیح مسلم کی اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فیصلہ موجود ہے۔ کہ موعود عیسیٰ ابن مریم امتِ محمدیہ ہی میں سے امت کا امام ہوگا۔ اور پھر مسلم شریف ہی کی ایک دوسری حدیث میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نبی اللہ، نبی اللہ کے نام سے تین چار بار یاد فرمایا ہے۔ اب بتائیے کہ احمدیوں کے اعتقاد کے مطابق جب آنے والا آگیا اور امتِ محمدیہ کا فرد ہی ہوتے ہوئے امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کر رہا ہے۔ اگر وہ خود اپنے تئیں نبی کہلاتا ہے۔ یا اس کے ماننے والے اسے نبی اللہ کہتے ہیں تو اس میں تو عین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا ہے۔ کیا حضورؐ کی اقتدا اور پیروی بھی کسی وقت اسلام کے لئے خطرہ بن سکتی ہے۔ فتدبروا یا اولی الالباب ——!!

اصل بات یہی ہے کہ علماء کو صداقت سے نفرت ہے۔ وہ اس امر کو باور کرنے کے لئے تیار ہی نہیں کہ امتِ محمدیہ کا کوئی فرد اس مقام اور منصب کو پالے۔ اور اُمت کی بگڑی کو بنانے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو۔ ورنہ ؎

جب کھُل گئی سچائی پھر اس کو مان لینا ؛ نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

قرار داد کی ابتدا میں احمدیت پر جو دُوسرا طعن کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ:-

"(ب) قرآنی نصوص اور آیات میں یہ لوگ تحریف کرتے ہیں"

اس کے جواب میں سوائے لعنة اللہ علی الکاذبین کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ علماء کہلاتے ہوئے جھوٹ بولنے اور افترا پردازی کرنے سے ذرا نہیں شرماتے۔ ہم نے ابھی قرآنِ کریم اور حدیث شریف ہی سے بانیٔ تحریک احمدیت کی صداقت پر واضح دلائل دیئے ہیں بتائیے اس میں کونسی تحریف نظر آئی۔ ان لوگوں کو نبوت سے بڑی چڑ ہے۔ مگر سارا قرآن کریم پڑھ جائیے، اس میں نبوت کو رحمت اور خدا کا فضل ہی بتایا گیا ہے۔ مگر اس زمانہ کے علماء امتِ محمدیہ کو اس رحمت سے بے نصیب کر دینا چاہتے ہیں۔ اسی لئے تو گلا پھاڑ پھاڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بابِ نبوت کو بند بتاتے ہیں۔ درانحالیکہ سورۃ نساء کے بیان کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت گزاری آپ کی امت کے افراد کے لئے انعاماتِ الٰہیہ کے ایسے شاندار نتائج پیدا کرتی ہے کہ حضور کے امتیوں کے لئے صالح۔ شہید اور صدّیق کے علاوہ نبی بننے کی بھی گنجائش رکھی ہے۔ اور اس کو خدا تعالےٰ کا غیر معمولی فضل قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ۝ (آیت ۷۰ و ۷۱)

(ترجمہ) اور جو لوگ بھی اللہ اور اس رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین۔ یہ لوگ بہت ہی اچھے رفیق ہیں۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے اور اللہ بہت جاننے والا ہے۔ فرمائیے! اس آیتِ کریمہ میں تحریف احمدی کرتے ہیں یا دیگر علماء جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم فیضان کو بند کر دینا چاہتے ہیں۔ جو حضورؐ کی کامل اطاعت گزاری کے بعد افرادِ اُمت کو ملنے والا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں نہ صرف یہ کہ امتِ محمدیہ کے افراد صالح۔ شہید اور صدیق ہی بنیں جس طرح امتِ موسویہ کے افراد۔ بلکہ امتِ موسویہ سے ایک درجہ بڑھ کر نبوت کے مقام کو بھی حاصل کر لیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بڑھتی ہے۔ کسی صورت میں کم نہیں ہوتی۔ اور خود حضرت بانیٔ تحریکِ احمدیت کا اپنا بھی دعویٰ یہی ہے کہ آپ ہے آپ تو نبی ہیں تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے نتیجہ میں اور آپ کا دلی امتی ہوتے ہوئے اور آپ کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں۔ اس سے زیادہ آپ کا کوئی دعویٰ نہیں۔ چنانچہ آپ نے صاف فرمایا:-

(ا) — "یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرفِ مکالمہ ومخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو" (تجلیاتِ الٰہیہ صفحہ ۲۴ و ۲۵ مطبوعہ ۱۹۰۶ء)

(ب) — اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا ؎

اُس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں ؛ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

قرار داد کی ابتدا میں تیسرے نمبر پر جماعتِ احمدیہ کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ:-

"(ج) جہاد کو منسوخ کرتے ہیں"

یہ بھی محض افتراء اور جھوٹ ہے۔ جو جماعتِ احمدیہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ جس شدت اور پوری عزیمت کے ساتھ صحیح اسلامی جہاد پر یقین رکھتی اور اس کے مطابق عمل پیرا ہے۔ باقی کے مسلمان اور خاص طور پر جماعت پر طعن کرنے والے علماء اس کی گرد کو بھی پہنچ نہیں سکتے۔ یہ صحیح ہے۔ وقت کے تقاضے کے مطابق یہ زمانہ جہادِ سیفی کا نہیں۔ لیکن جب بھی ایسے حالات پیدا ہوں، جہادِ سیفی اسی طرح قابلِ عمل ہے جیسے پہلے رہا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے نکتہ چین، جہاد کے وسیع مفہوم کو صرف جہادِ سیفی کے مخصوص معنوں میں محدود کر دینا چاہتے ہیں جبکہ جہاد کے اصل معنے دشمن کے مقابلہ میں ایسی جد وجہد کرنے کے ہیں کہ اس سے دشمن کی مخالفِ اسلام کوشش کو ناکام بنا کر اسلام کو غالب کرنا۔ پھر قرآن کریم اور حدیث کی رُو سے جہاد کی تین موٹی موٹی قسمیں ثابت ہیں:-

(۱) جہادِ کبیر جیسا کہ قرآن کریم کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تطع الکٰفرین وجاھدھم بہ جھادًا کبیرًا (الفرقان آیت ۵۳) ترجمہ: اور تو کافروں کی بات نہ مان اور اس قرآن کے ذریعہ سے اُن سے بڑا جہاد کر۔

(۲) جہادِ اصغر (۳) جہادِ اکبر۔ حدیث میں آتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ایک غزوہ سے مراجعت فرما ہوئے اور فرمایا۔ رجعنا من الجھاد الاصغر الی الجھاد الاکبر کہ ہم لوگ جو جہاد کر کے آرہے ہیں تو یہ جہادِ اصغر تھا اب اس سے سُرخرو ہو جانے کے بعد ہم اصلاحِ نفوس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جو جہادِ اکبر ہے۔ اس سلسلہ میں کسی طول طویل بحث میں نہ پڑتے ہوئے اسی قدر کہنا کافی ہے کہ یہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو فی زمانہ جہادِ کبیر میں عرصہ ۸۵ سال سے لگی ہوئی ہے۔ اس کے بالمقابل تمام دیگر اسلامی فرقے اس سعادت سے یکسر محروم ہیں۔ مگر بڑا ظلم تو یہ ہے کہ رابطہ عالم اسلامی کے شرکاء آج اسی جماعت پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ گویا احمدی لوگ جہاد کو منسوخ کرتے ہیں۔ حالانکہ جہادِ کبیر کی تعلیم قرآنی پر عمل نہ کرتے ہوئے دیگر مسلمان اس حکمِ الٰہی پر خود خطِ تنسیخ پھیرتے ہیں۔ ؎

وہ الزام ہم کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

جب صورتِ حال یہ ہو تو بتلائیے جہاد کو عملاً کس نے منسوخ کیا؟ یا احمدیہ جماعت نے جو شروع سے جہادِ کبیر میں حصہ لے رہی ہے، یا علماءِ کرام نے جو جہاد کا شور و غوغا تو بہت رکھتے ہیں۔ مگر عمل کے میدان میں صفر سے زیادہ کچھ حصہ نہیں لیتے ——

پس یہ ہیں وہ تین باتیں جن کو منظور کردہ قرار داد میں بنیادی حیثیت دیتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کو عالمِ اسلام کے لئے خطرہ بتایا گیا ہے۔ ہم نے ان تینوں باتوں کا قرآن و حدیث اور عقل و نقل سے مختصر اور معقول جائزہ پیش کیا ہے۔ اُمید ہے کہ جو شخص بھی ہماری باتوں پر سنجیدگی سے خالی بالطبع ہو کر غور و فکر کرے گا اُس پر رابطہ عالم اسلامی کی قرار داد کا ظلم صحیح ہو جائے گا۔ آئندہ اشاعتوں میں قرار داد کی دیگر باتوں پر بھی نظر کی جائے گی۔ انشاء اللہ کیا جائے گا۔

ہفتہ قرآنِ مجید

تمام احباب جماعت احمدیہ و عہدیداران و مبلغین کرام اور معلمین صاحبان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۵۳ ہش (۱۹۷۴ء) کے لئے "ہفتہ قرآن مجید" ۱۹ روفاء تا ۲۶ روفاء ۱۳۵۳ ہش بمطابق ۱۹ ر تا ۲۶ ر جولائی) منانے کا پروگرام ہے۔ جماعتیں اپنے اپنے ہاں قرآنِ پاک کی شایانِ شان مجالس قائم کریں۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر مختلف عنوانات کے تحت تقاریر کی جائیں۔ اور قرآن مجید کی پاک تعلیمات کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کو قرآنی منشاء کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی تلقین کی جائے۔

امام جماعتِ احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی شدید خواہش ہے کہ قرآن مجید کو رُوئے زمین پر پھیلایا جائے۔ لہٰذا اشاعتِ قرآن کے سلسلہ میں یہ ہفتہ پورے اہتمام سے منایا جائے۔ اور رپورٹیں قادیان ارسال کی جائیں۔

عنوانات آپ خود تجویز کر سکتے ہیں۔ جیسے، ضرورتِ قرآنِ مجید۔ تعلیماتِ قرآنی کا خلاصہ قرآنِ مجید کا پیش کردہ پاکیزہ معاشرہ۔ قرآنی پیشگوئیاں۔ قرآنِ کریم کی رُو سے انسانوں کی تقسیم۔ مومن، منافق، منکر اور ان کی علامات۔ اُخروی زندگی از رُوئے قرآن۔ تلاوتِ قرآن۔ راعی اور رعایا از رُوئے قرآن۔ مقصدِ حیاتِ انسانی۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اخبارِ قادیان

قادیان ۱۰ ر ہجرت (مئی)۔ آج مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام صداقت و امانت ہر دو گروپ کے تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے۔ صداقت گروپ کا اجلاس مسجد مبارک میں بعد نمازِ عشاء مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد دو خدام نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اور خدام الاحمدیہ کے فرائض" اور "مقامِ مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ بعد میں صاحب صدر نے خدام کو نماز باجماعت، ادائیگی چندہ، اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

امانت گروپ کا اجلاس مسجد ناصر آباد میں بعد نمازِ عشاء مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد دو خدام نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سورہ جمعہ کی روشنی میں۔ اور خدام میں بیداری کی ضرورت کے عنوان پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس نے بھی خدام کو آگے بڑھنے اور مستقل مزاجی پیدا کرنے اور خدمتِ دین کا حق بجا لانے کی طرف توجہ دلائی۔ ہر دو اجلاس بعد دُعا برخاست ہوئے۔

قادیان ۱۲ ر ہجرت (مئی)۔ مکرم ابوطالب صاحب آف ماریشس مع اہلیہ محترمہ اور ہمشیرہ صاحبہ زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے۔ موصوف مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مبلغِ سلسلہ کے برادرِ نسبتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا قادیان آنا مبارک کرے۔ آمین۔

ضرورت ہے

مقامی تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کی آسامی خالی ہے۔ جس کے لئے بی۔ اے۔ بی ایڈ۔ یا ایم۔ اے۔ بی ایڈ۔ مخلص احمدی کی درخواست مطلوب ہے۔ اس آسامی کے لئے ۲۲۰۔ ۱۲۔ ۲۸۰۔ ۱۶۔ ۳۶۰ / ۵۲۰ کا گریڈ مقرر ہے۔ اس کے علاوہ ۲۵ روپے ہیڈ ماسٹری الاؤنس ماہانہ مقرر ہے۔ درخواست مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد دفتر نظارت تعلیم میں پہنچ جانی چاہیئے۔ ساتھ ہی اپنی سند کی مصدقہ نقل شامل کریں۔ نیز درخواست کنندہ اپنی درخواست میں ٹیچنگ اور ہیڈ ماسٹری کے سابقہ تجربہ کا ذکر کریں۔ تجربہ کار امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے لئے

جماعتہائے احمدیہ بھارت کے وعدے ۲۵ لاکھ تک پہنچ گئے

جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ بہت بڑی خوشخبری ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ سولہ سالوں کے لئے جو ترقیاتی منصوبہ "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کے نام سے جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ اس میں ربوہ سے آمدہ اطلاع کے مطابق **دس کروڑ** تک وعدے ہو چکے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ خدا کے فضل سے قربانیوں کے میدان میں کتنی تیزی سے ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ الحمد للہ۔

اس عظیم الشان تحریک میں بھارت کی جماعتوں نے جو وعدے بھجوائے ہیں وہ بھی خدا کے فضل سے **۲۵ لاکھ** تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ابھی مزید وعدے آ رہے ہیں۔ بلکہ بعض دوست اس تحریک کے اغراض و مقاصد کو پوری طرح سمجھنے کے بعد اپنے وعدوں میں اضافے کر رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا!

خوش قسمت ہے وہ احمدی جو دینِ اسلام کی عظمت کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اور اپنی ذاتی ضروریات پر دین کی ضروریات کو ترجیح دیتا ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات

احباب مرمت کے لئے تعاون فرمائیں!

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانات جن کی تعمیر پر ایک صدی گزر رہی ہے پُرانے ہو کر قابلِ مرمت ہو چکے ہیں۔ اور ان کی مرمت پر ہر سال ہزاروں روپیہ خرچ کرنا ہوتا ہے۔ ان مقدس مقامات کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ اور مضبوط رکھنا ہمارا فرض ہے۔ تاکہ آنے والی نسلیں دیکھ سکیں کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی نے اپنی زندگی کے ایام گزارے۔ اور جہاں سے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو نہایت ہی زور اور تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور عظمتِ اسلام کی بنیادیں قائم کیں۔

وہ احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے ان سے درخواست ہے کہ وہ ان کی مرمت کے لئے عطیات ارسال کر کے ممنون فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا: خاکسار کے چھوٹے لڑکے ابوالفیض ناصر احمد کے Preliminary سٹینڈرڈ کا امتحان آئندہ ۱۴ ر تا ۲۹ ر مئی ہونے والا ہے۔ تمام احباب جماعت درویشان اور بزرگوں سے درخواست ہے کہ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار سید کریم بخش امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔

یاد دہانی

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی سال ۷۴-۱۹۷۳ء (از یکم مئی ۷۳ء تا ۳۰ ر اپریل ۷۴ء) کی آمدنی معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد سیکرٹریان مال کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ اور جو دوست کسی جماعت میں نہیں ہیں انہیں براہِ راست بھجوا دیئے گئے ہیں۔ موصی احباب اپنے فارم اصل آمد سیکرٹریان مال سے جلد حاصل کر لیں اور بعد خانہ پُری سیکرٹریان مال کے توسط سے جلد دفتر بہشتی مقبرہ * میں بھجوا دیں۔ تاکہ سالانہ حسابات تیار کر کے ہر موصی کی خدمت میں بقایا اور فاضلہ کی پوزیشن بھجوائی جا سکے۔ اُمید ہے جملہ احباب جماعت نیز سیکرٹریانِ مال و دیگر عہدیداران اس طرف توجہ فرما کر دفتر ہٰذا سے جلد از جلد تعاون فرمائیں گے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان